مسلمانوں کے لیے مشن

"ترکوں میں تبدیلیٔ مذہب اس امر کی مظہر ہے کہ ان میں بائبل کی غیر معمولی مقبولیت قریب تر ہے۔"

[Pulse کے ایک حالیہ شمارے میں اسٹاف رپورٹر جناب گتھری کے قلم سے ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ ترکوں میں مشنری کام سے متعلق رپورٹ کا حصہ "فوکس" (لیسٹر) نے نقل کیا ہے۔ ذیل میں اس کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ مدیر]

بائبل کے پیغام کی مزاحمت کرنے والے ترکوں کے درمیان برسوں سے تبلیغی کوششوں کا تحرک پرواز کے لیے ہر طرح تیار اُس خلائی شٹل کے تحرک جیسا ہے جس میں آخری مرحلے میں کوئی خرابی نمودار ہو گئی ہو۔ بے پناہ قوت، مگر بے حس و حرکت- تاہم یہ جمود اب جلد ہی قصۂ ماضی بننے والا ہے۔

ترکی کی آبادی پانچ کروڑ ۶۵ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے، جس میں ۹۸ فیصد مسلمان ہیں۔ ترکی میں مسیحی آبادی میں اضافہ ہوا ہے۔ Friends of Turkey [احباب ترکی] کے ڈائریکٹر جناب سٹیو ہیگر مین کی اطلاع کے مطابق ۱۹۶۸ء میں صرف تین مسیحی تھے اور اب اُن کی تعداد کم از کم ایک ہزار ہے۔

حال ہی میں ہیگر مین نے گرینڈ جنکشن (کولوریڈو) میں تنظیم کے دفتر سے صورت حال پر یوں روشنی ڈالی ہے کہ "تعداد میں ڈرامائی طور پر اضافہ ہوا ہے۔ اگر اس اضافے کو گراف کے ذریعے ظاہر کیا جائے تو ابھرتی ہوئی لکیر آسمان کی طرف جاتے ہوئے راکٹ کی طرح ہے۔"

بلغاریہ میں مسیحی آبادی میں بے پناہ اضافہ

ترکی میں کامیابیاں جتنی بھی ڈرامائی ہوں مگر بلغاریہ میں ترکوں کے قبولِ عیسائیت کے سامنے ہیچ ہیں۔ بلغاریہ کی تقریباً ۹۰ لاکھ آبادی میں اندازاً ۸٫۵ فیصد ترک ہیں۔ (عثمانی ترکوں نے ۱۸۷۸ء تک پانچ سو سال بلغاریہ پر حکومت کی ہے۔)

ہیگر مین نے مشنری کاوشوں کے بارے میں مجموعی طور پر کہا ہے کہ "واضح ہو کہ ہم نے ترکی میں ایک ہزار نو مسیحی حاصل کرنے کے لیے ۲۲ سال سے زائد عرصہ کام کیا ہے۔ مگر گزشتہ تین برسوں میں بلغاریہ میں دو ہزار سے زائد ترک حلقۂ عیسائیت میں داخل ہو گئے ہیں۔" ۱۹۸۹ء میں کمیونزم کے

خاتمے نے بلغاریہ میں طویل عرصے سے زیرِ عتاب تُرک اقلیت میں عیسائیت کے دروازے کھول دیے ہیں۔

ہیگر مین نے بتایا کہ "بلغاریہ کی کمیونسٹ حکومت ترکوں کو بلغاروی بنانے کی کوشش کر رہی تھی۔ اُنہیں مجبور کیا جا رہا تھا کہ وہ بلغاروی نام اپنا لیں، اپنی نسلی شناخت سے انکار کر دیں، حتیٰ کہ انہیں عوام کے درمیان ترکی بولنے سے روکا جا رہا تھا۔" بلغاریہ کے ترکوں کے لیے یہ سب کچھ اس قدر ناقابل برداشت تھا کہ مئی تا جولائی ۱۹۸۹ء میں ایک لاکھ سے ڈیڑھ لاکھ ترکوں کو ترکی فرار ہونا پڑا۔ لیکن ترکی میں اُن کے روزگار کے مواقع نہ تھے۔ (ترکی میں بے روزگاری کی شرح ۲۵ فیصد اور افراطِ زر ۶۰ فیصد ہے۔) اس لیے زیادہ تر تارکینِ وطن کو مجبوراً بلغاریہ واپس آنا پڑا۔ تبلیغ عیسائیت کو جن عوامل سے مدد ملی ہے ان میں سے ایک، بقول ہیگر مین، "بلغاریہ کے ترکوں کے وہ تجربات تھے جن سے اُنہیں ترکی کے مختصر قیام میں گزرنا پڑا۔"

"اب انہیں زیادہ آزادی حاصل ہے مگر میرا خیال ہے کہ اُنہوں نے جس ایذا کا سامنا کیا ہے، وہ انہیں ابھی تک پریشان کیے ہوئے ہے، اُنہیں احساس ہو گیا ہے کہ مسلمان اُن کے دوست نہیں۔ وہ اُن کی مدد کرنے والے نہیں۔ جنہوں نے انہیں امداد فراہم کی، وہ بالعموم مسیحی تنظیمیں تھیں۔ یہی کچھ مشرقی ترکی میں کُردوں کو پیش آیا۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ دولت مند عرب اقوام نہیں جو ان کی مدد کے لیے تکلیف اٹھائیں گی بلکہ یہ مغرب سے تعلق رکھنے والی تنظیمیں ہوں گی جو اُن کی امداد کریں گی۔"

گزشتہ موسم خزاں میں ایک مطالعاتی دورے کے بعد Worldwide Evangelization Crusade International [بین الاقوامی تبشیری جنگ] نے اطلاع دی ہے کہ وہاں کے لوگ بائبل کے لیے بالکل تیار ہیں۔ عوامی طور پر لوگ بپتسمہ لیتے ہیں اور کھلے آسمان تلے اجتماعات منعقد ہوتے ہیں۔ "بین الاقوامی تبشیری جنگ" کے مطابق بلغاروی اور ترک دونوں قومیتوں کے لوگ مسیحی لٹریچر کے لیے بے تاب ہیں۔ چرچ اور چرچوں سے وابستہ تنظیمیں ترقی کر رہی ہیں۔

"بین الاقوامی تبشیری جنگ" کے ایک رپورٹر نے کہا ہے کہ "خبر حوصلہ افزا ہے۔ یہ اس امر کی تصدیق ہے کہ ترک لوگوں کے لیے خدا کا دن قریب آ رہا ہے۔ ہمارے ساتھ دعا کے لیے ہاتھ اٹھایے کہ بلغاریہ میں روحانی بیداری جاری رہے اور اس کے اثرات سرحد پار ترکی تک پہنچیں۔"

کیا اس کے بعد ترکی کی باری ہے؟

ہیگر مین نے کہا ہے کہ یہ توقع رکھنا کہ بلغاریہ سے ترکی کی جانب عیسائیت پھیلے گی، چنداں خلاف عقل نہیں۔ اگرچہ ترکی میں عیسائیت قبول کرنے والوں کو روزگار سے محرومی، قید و بند اور ایذا رسانی کا سامنا ہے۔ "بلغاریہ میں ہمیں قبولِ عیسائیت میں اُس مزاحمت کا سامنا نہیں کرنا پڑتا جو ترکی

میں پیش آتی ہے۔" ہیگر مین کے الفاظ میں "جوں ہی بلغاریہ میں کھلے بندوں پیغام سننے اور اپنے ردِ عمل کا اظہار کرنے کی آزادی حاصل ہوئی، بڑی تعداد میں لوگ عیسائیت کی جانب آئے۔ ہمارا یقین ہے کہ خدا تعالیٰ بیسویں صدی میں ترکوں کے اندر سے بہت بڑی تعداد میں لوگوں کو عیسائیت کے لیے تیار کر رہا ہے۔ اور اس کا اظہار تبدیلیٔ مذہب کے عمل سے ہو رہا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ ہر دو تین روز بعد میں یہ خبر سنتا ہوں کہ ترکی سے باہر ایک اور ترک نے مسیح کی شہادت دی ہے — گا ایسا ماضی میں بالعموم نہیں ہوتا تھا۔"

ہیگر مین نے بتایا کہ "بہت سے نو مسیحیوں نے بائبل کا پیغام پہلی بار "احباب ترکی" کے ایک پروگرام Gospel Letters [انجیلی خطوط] کے ذریعے سنا۔ اس پروگرام میں ترکی سے باہر رہنے والے مسیحی، ترکی زبان میں اپنے ہم وطنوں کو تبلیغی و تبشیری خطوط لکھتے ہیں۔ گزشتہ سال رضا کاروں نے ترکی میں دو لاکھ خطوط بھجوائے تھے۔ موسم گرما کے ایک مسیحی کیمپ میں ترک نو مسیحیوں میں سے ۸۰ فیصد نے بتایا کہ اُنھوں نے ان خطوط کے توسط سے پہلی بار بائبل کا پیغام سنا تھا۔ اس کے برعکس ہیگر مین کی مہیا کردہ اطلاع کے مطابق پورے ترکی میں صرف ۱۵ چرچ اور ۳۰۰ سے بھی کم مسیحی کارکن ہیں۔

بنیاد پرستی سے اکتاہٹ

ہیگر مین کے خیال میں یہ امر حیرت انگیز ہے کہ ترکی میں اسلامی بنیاد پرستی کے بڑھنے سے بالواسطہ طور پر مسیحی مقاصد کو فائدہ پہنچا ہے۔ "میرے خیال کے مطابق بہت سے ترک اسلام سے اُکتا گئے ہیں۔ بہت سے ترک ملحد ہو گئے ہیں کیوں کہ انہیں منافقت، کرپشن اور جس مذہب کا تجربہ ہے اُس سے وہ تنگ آ گئے ہیں۔ وہ دیکھ چکے ہیں کہ ہمسایہ ملک ایران اور عراق میں کیا کچھ ہو چکا ہے اور اب بہت سے ترک ایسے ہیں جو اسلام سے متنفر ہیں اور احساس رکھتے ہیں کہ اس سے لوگوں کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا۔ اس کے ساتھ ترکوں کی بڑی تعداد سیکولرسٹ ہے جو خدا پر اعتقاد رکھتی ہے لیکن اسے راسخ العقیدہ اسلام پسند نہیں۔"

مذکورہ بالا رجحانات کے ساتھ، پہلے سے زیادہ تُرک تاریکی سے نکل کر روشنی کی بادشاہت میں گردش کرنے لگیں گے۔

[redacted]